۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:28)

سالگرہ منانے کا طریقہ

بچوں پر بزرگانِ دین کی نظر ڈلوانے کے فوائد 03

اگر کوئی لگاتار تین یا چار جمعہ کی نماز چھوڑ دے تو؟ 11

کیا مٹھائی جنّات کی پسندیدہ غذا ہے؟ 20

زبان کی لکنت دور کرنے کا وظیفہ 30

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

(شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سالگرہ منانے کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سالگرہ کس انداز سے منانی چاہیے؟

سُوال: آپ کے رضاعی پوتے حسن رضا عطاری بن علی رضا مَا شَاءَ اللہ 13 جمادی الاولیٰ 1440 سِنِ ہجری کو تین سال کے ہوئے۔ اس حوالے سے ایک تقریب کا اِہتمام کیا گیا، جس میں نہ کیک کاٹا گیا اور نہ ہی اِس طرح کی دِیگر چیزیں ہوئیں بلکہ نعت خوانی اور نیاز کا اِہتمام کیا گیا۔ یہ اِرشاد فرمایئے کیا ہم اس موقع کو بھی حُصُولِ ثواب کے لیے اِستعمال کر سکتے ہیں؟ نیز چھوٹے بچے یا چھوٹی بچی کی سالگرہ کس انداز سے منانی چاہیے؟

جواب: سُبْحٰنَ اللہ جس طرح حسن رضا کی سالگرہ یعنی Birth Day منائی گئی وہ بہت ہی بَرَکت کا باعث ہے کیونکہ جس مکان میں یہ سلسلہ ہوا اس مکان میں ذِکرِ خُدا و ذِکرِ مصطفےٰ ہو رہا تھا اور دُعائیں مانگی جا رہی تھیں اور ایسے موقع پر رَحمت کا نُزُول ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن عُیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکوں کے ذِکر کے وقت رَحمت کا نُزُول ہوتا ہے۔[3] تو جب نیکوں کے سردار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر ہو گا اور ان کی نعت پڑھی جائے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 19 جنوری 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... الکامل لابنِ عدی، عبد الرحمٰن بن القطامی، ۵ / ۵۰۵۔

3 ...... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷ / ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰۔

گی کیا اس وقت رَحمت نازل نہیں ہو گی؟ پھر جب رَحمت کا نُزول ہو گا تو جو لوگ وہاں موجود ہوں گے کیا وہ اس رَحمت کی بَرسات میں نہیں نہائیں گے؟ اور جب یہ سب لوگ اس رَحمت کی بَرسات میں نہائیں گے تو جس کی سالگرہ منائی جا رہی ہے وہ مَدَنی پھول بھی وہاں موجود ہو گا تو کیا رَحمت کے چھینٹے اس پھول پر نہیں پڑیں گے؟ اور جس پر رَحمت نازِل ہو گی کیا اسے بَرَکت نہیں ملے گی؟ بیشک اس محفل سے دُعائیں بھی ملیں گی اور بَرَکات بھی حاصِل ہوں گی۔ سالگرہ وغیرہ کے موقع پر اس اَنداز سے تقاریب اور مَحافِل کا اِنعقاد کرتے رہنا چاہیے۔ اَلبتہ جب بھی اِجتماعِ ذِکر و نعت کا اِہتمام کریں تو ایک مبلغ کو ضَرور مَدعو فرمائیں جو سُنَّتوں بھرا بیان کرے، مَدَنی پھول دے اور اِصلاح کی کوئی بات بتائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے یہاں مَدَنی ماحول میں دُعاؤں کا رَواج ہے تاکہ چھوٹے بچے کو دُعائیں اور ان کا ثمر بھی ملے اور آخرت میں بھی اس کا حصہ ہو۔

بچوں پر بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم کی نظر ڈلوانے کے فوائد

قرآنِ پاک میں دُعا کی قبولیت کی بشارت موجود ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: ”مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔“ جو بچے نیک بنتے، زیورِ علم سے آراستہ ہوتے اور دِینِ متین کی خدمت کرتے ہیں، کیا بعید ان کو دُعائیں ملتی ہوں اور ان دُعاؤں کے اَثرات کی وجہ سے وہ اتنا بڑا مقام حاصِل کرتے ہوں! اگرچہ یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ میرے حق میں کس کی دُعا قبول ہوئی ہے۔ پہلے کے لوگ اپنے بچوں کو بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم کی بارگاہ میں لاتے، ان کے لیے دُعا کرواتے، اپنے بچوں پر ان کی نظر ڈلواتے اور ان سے دَم کرواتے تھے۔ جب میرے لیے حفاظتی اُمور کے مَسائل نہیں تھے اور مجھے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کی آزادی تھی اس وقت میں نے بارہا دیکھا ہے کہ بڑی عمر کے لڑکے چھوٹے بچوں کو اُٹھائے یا برتن میں پانی لیے مسجد کے باہر کھڑے ہوتے تھے تاکہ جو بھی نمازی آتا جائے اس بچے یا پانی پر دَم کرتا جائے۔ اب بھی شاید ایسا کرتے ہوں، یہ ایک اچھا اور نیک کام ہے اس طرح کرنے سے اللہ پاک کی رَحمت شاملِ حال ہوتی ہے اور خوب بَرکتیں بھی ملتی ہیں۔ بہر حال اپنے بچوں کو صالح و متقی مسلمانوں کی

بارگاہوں میں لے جانا اور ان سے دَم کروانا اور دُعائیں لینا مفید ہوتا ہے۔[1]

دِن بدن عمر میں اِضافہ ہوتا ہے یا کمی؟

سُوال: سالگرہ کے موقع پر کہا جاتا ہے: "بچہ ایک سال اور بڑا ہو گیا" کیا واقعی بچّے کی عمر میں اِضافہ ہوتا ہے اور ایسے موقع پر اِس طرح کے جملے بولنے میں کوئی حرج تو نہیں؟[2]

جواب: آج کل سالگرہ کے موقع پر لوگ کہتے ہیں: "بچہ اتنے سال کا ہو گیا اور اتنا بڑا ہو گیا" دَرحقیقت وہ بڑا نہیں ہوتا بلکہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔[3] مثلاً اللہ پاک کے عِلم میں حسن رضا کی عمر 92 سال ہو اور اب اس نے تین سال گزار لیے تو یہ بظاہر بڑا ہوا ہے اس کو بڑا بولنے میں کوئی حَرَج بھی نہیں ہے لیکن حقیقت میں یہ 89 سال کا رہ گیا ہے یعنی یہ تین سال چھوٹا ہو چکا ہے۔ سالگرہ کے موقع پر اس انداز سے بھی عبرت حاصِل کی جاسکتی ہے۔

---

1 ...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفی رضاخان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی وِلادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مُرشد خانے میں تھے۔ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اپنی مُبارک زبان سے آپ کو فرزند کی وِلادت کی مُبارک باد دی۔ چھ مہینے کے بعد حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بریلی تشریف لائے، حضور مفتیٔ اعظم کو گود میں لے کر مُرید کیا، پھر اپنا لُعابِ دَہن انگشتِ شہادت سے نومولود کے دَہن میں ڈال کر دیر تک دُعاؤں سے نوازتے رہے اور خاندانِ بَرکات کے سارے تیرہ سَلاسِل کی اِجازت و خِلافت مَرحمت فرمائی۔ آپ نے فرمایا: یہ بچہ مادر زاد ولی ہے، فیض کے دریا بہائے گا۔ (جہانِ مفتیٔ اعظم، ص۱۸۳ ملخصاً) چنانچہ آپ کی دی ہوئی غیبی خبر کی صَداقت دُنیا نے اس وقت دیکھی کہ جب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہدایت کے دَرخشندہ ستارے بن کر آسمانِ ولایت پر چمکے اور لاکھوں ظلمت کدوں میں بھٹکنے والوں کو راہِ راست پر لگا دیا۔ انہیں خدمات کی بدولت عُلمائے کرام نے آپ کو "مفتیٔ اعظم ہند" کے لقب سے یاد کیا۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... مشہور مفسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جب سے بچہ پیدا ہوتا ہے اس کی عمر شروع ہو جاتی ہے عمر گزرتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ عمر بڑھ رہی ہے مگر حقیقت میں گھٹ رہی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے:

يَسُرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّيَالِي وَكَانَ ذَهَابُهُنَّ لَهُ ذَهَابًا

یعنی آدمی کو خوش کرتا ہے راتوں کا گزرنا حالانکہ راتوں کا گزرنا اس کی زندگی کا گزرنا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۰)

آج کل بوڑھے بوڑھے لوگ بھی اپنی سالگرہ مناتے اور خوش ہوتے ہیں حالانکہ بوڑھا اور خوشی یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ بوڑھا مسکراتا بھی ہے تو اس کے پیچھے غموں کی دُنیا ہوتی ہے، اگر وہ ہنستا ہے تو پیچھے صدموں کا طوفان ہوتا ہے مگر یہ اسی بوڑھے کے ساتھ ہوتا ہے جو حساس طبیعت ہو، جس کے پیشِ نظر اپنی موت رہتی ہو اور وہ خوفِ خُدا رکھنے والا ہو۔ جو بوڑھے لوگ غفلت کا شِکار ہوتے ہیں ایسے بوڑھے میری مُراد نہیں ہیں۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں جن کو میری یہ باتیں سمجھ آتی ہیں اور ان کو اس بات کا شُعُور بھی ہوتا ہے۔

سالگرہ پر غُبارے پھوڑنا اور کیک کاٹنا کیسا؟

سُوال: سالگرہ پر غُبارے پھوڑنا اور کیک کاٹنا کیسا؟[1]

جواب: فی زمانہ تو سالگرہ کے موقع پر لوگوں کا یہی حال ہے کہ خوب قہقہے بلند کرتے، زور زور سے Happy Birth Day کہتے ہوئے غُبارے پھوڑ رہے ہوتے ہیں، حالانکہ غُبارہ پھوڑنا اِسراف اور ایک فضول چیز ہے، اس میں مال ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ صِرف غبارے لگانا ناجائز نہیں بلکہ انہیں پھوڑ کر ضائع کر دینا اِسراف ہے لہٰذا ایسی رَسم شروع ہی نہ کی جائے جس سے مَسائل کا سامنا کرنا پڑے۔ ہم لوگ سالگرہ پر نہ تو غبارے لٹکاتے ہیں اور نہ ہی کیک کاٹتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہیں۔ میری سالگرہ یعنی Birth Day، 26 رَمضانُ المبارک کو اسلامی بھائی مَناتے ہیں مگر مجھے معلوم ہے کہ اس سے مجھے خوشی ہوتی ہے یا کیا ہوتا ہے؟ "مَنْ آنَمْ کہ مَنْ دَانَم یعنی میں اپنے بارے میں جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں؟" اس میں بعض اسلامی بھائی کیک کاٹتے ہیں، یہ کیک مجھے بھی ملے ہیں مگر میں ایسا کرنے والوں کو ہر بار سمجھاتا ہوں کہ اس بار کیک کاٹ لیا مگر آئندہ ایسا نہیں کرنا۔ میں اِس طرزِ عمل کو رَواج دینا نہیں چاہتا کیونکہ سالگرہ کی عام تقاریب میں جب کیک کٹتا ہے تو تالیاں بجتی، Happy Birth Day بولتے ہوئے گلے پھاڑے جاتے اور خوب قہقہے لگا کر ہنسا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ اس میں کتنی سُنَّتیں چُھوٹ رہی ہوتی ہیں پھر ان سب سے بڑھ کر مَرد و عورت کا بے پردہ ملنے جلنے اور ساتھ ساتھ تالیاں بجانے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے جبکہ "مرد و عورت کا بے پَردہ اِختلاط اور تالیاں بجانا حرام

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہے۔"(1) لہٰذا کیک کاٹنے اور تالیاں بجانے کے بجائے نعت خوانی کا اِہتمام کیا جائے، اگر نعت خوانی میں کسی کا دِل نہ بھی لگے تو وہ تالیاں بجانے اور اس جیسے دِیگر گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ اس کے کانوں میں نعتِ پاکِ مصطفےٰ رَس گھولتی رہے گی یوں کچھ تو دِل میں اُترے گا، اس کی برکتیں ملیں گیں اور اِنْ شَآءَ اللہ رحمت کا وافر حصہ بھی ہاتھ آئے گا۔

عُلَما و صُلَحا کی بار گاہ میں بچوں کو لے جانا مفید ہوتا ہے

سُوال: اِمَامُ الْحَرَمَیْن حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الملک بن عبدُ اللہ جُوَینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اُستاد ہیں، انہیں دیکھ کر ہی حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عِلمِ دِین حاصِل کرنے کی طرف مائل ہوئے تھے، یہ فرماتے ہیں: مجھے جو مقام و مَرتبہ مِلا اس کا ظاہری سبب یہ ہے کہ میرے والِد مجھے عُلَما اور صُلَحا کی بار گاہ میں لے جایا کرتے تھے اور ان سے میرے لیے دُعائیں کروایا کرتے تھے۔ یہ اِرشاد فرمایئے کہ کیا عُلَما و صُلَحا کی بار گاہ میں اب بھی بچوں کو لے جانا اور ان سے بچوں کے حق میں دُعائیں کروانا فائدہ مند ہے؟ (مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: عُلَما و صُلَحا کی بار گاہ میں بچوں کو لے جانا بے شک فائدہ مند ہے، اِس میں کوئی شک و شُبہ نہیں ہے۔ کسی بھی نیک آدمی سے بچوں پر نظر ڈلوائی اور ان کے حق میں دُعا کروائی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ، جلد 22 صفحہ 394 پر کچھ اِس طرح تحریر فرمایا ہے کہ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِہابُ الدِّین سُہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مِنیٰ شریف میں موجود مسجدِ خیف شریف کی صَفوں میں آ جا رہے تھے۔ کسی نے عرض کی: آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: میں اس لیے یہ کر رہا ہوں کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جب ان کی نگاہ کسی پر پڑ جاتی ہے تو اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرما دیتی ہے۔(2)

---

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۱۱ ماخوذاً۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ محمد عبدُ الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِہابُ الدِّین سُہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ایامِ مِنیٰ میں مسجد خیف شریف میں صَفوں پر دورہ فرما رہے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی، فرمایا: لِلّٰہِ عِبَادٌ اِذَا نَظَرُوْا اِلٰی شَخْصٍ اَکْسَبُوْہُ سَعَادَۃَ الْاَبَدِ فَاَنَا اَطْلُبُ ذٰلِکَ یعنی اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں جب ان کی نگاہ کسی شخص پر پڑ جاتی ہے تو اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرما دیتی ہے، میں اسی نگاہ کی تلاش میں دورہ کرتا ہوں۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الجیم، ۱/ ۴۸۵)

www.dawateislami.net

یاد رہے! کسی کھلاڑی، فلم ایکٹر اور ڈانسر سے اپنے بچوں کو ملِوانا سَعادت کی بات نہیں بلکہ بَربادی والا کام ہے۔ اگر کوئی شخص نیکیوں کے حوالے سے مشہور نہیں مگر وہ نمازی ہے، داڑھی والا ہے، عمامہ شریف سجاتا یا ٹوپی پہنتا ہے تو یُوں دیکھ کر عام طور پر اَندازہ ہو جاتا ہے تو اِس طرح کا اگر کوئی نیک بندہ ہو تو اُس کے پاس اپنے بچوں کو نظر ڈلوانے کے لیے لے جائیں، بھلے دَم نہ بھی کروائیں، صِرف اس کے سامنے بچوں کو کھڑا کر دیں یا اُس کے ہاتھ میں دے دیں تو اس کی نیک نظر پڑ گئی اور اس نے بچوں کو اُٹھا کر چوم لیا تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

دَیُّوث کسے کہتے ہیں؟

سُوال: حدیثِ پاک میں ہے: تین شخص جنّت میں نہیں جائیں گے، ماں باپ کو ستانے والا، دَیُّوث اور مَردانی وَضع بنانے والی عورت۔(1) حدیثِ پاک میں اِرشاد فَرمودہ لفظ "دَیُّوث" کی وضاحت فرما دیجیے۔

جواب: دَیُّوث اس شخص کو بولتے ہیں جس کی بیوی، ماں، بہن یا بیٹی غیر مَردوں سے ملے لیکن وہ اس پر غیرت نہ کھائے۔(2) ایسا شخص بڑا بدنصیب ہوتا ہے مگر آج کل تو بیوی کو خود بنا سنوار کر بے پردگی کے ساتھ اسکوٹر پر پیچھے بٹھا کر شاپنگ سینٹروں میں لے جاتے ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں ایسوں کو دَیُّوث فرمایا گیا ہے۔

دُولہا اور دُلہن کو اسٹیج پر اکٹھے بٹھانا

سُوال: ولیمے کے موقع پر دُولہا اور دُلہن کو اکٹھے اسٹیج پر بٹھایا جاتا ہے، اس کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

جواب: دُولہا دُلہن کو عوام کے سامنے اسٹیج پر اکٹھے بٹھانا اپنی شَرم و حیا کی دَھجیاں اُڑانا ہے۔ اگر دُلہن مَعَاذَ اللہ بے پَردہ بٹھائی جاتی ہے تب تو یہ خاص بد نگاہی کا موقع ہوتا ہے اور ایسے موقع پر شیطان بھرپور وار کرے گا، ظاہر ہے کہ یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پہلے تو دُولہا دُلہن کے فوٹو کی فریم گھر میں لگا دی جاتی تھی مگر اب تو بہت کچھ بڑھ گیا ہے، ممکن ہے کہ اب تو سوشل میڈیا پر بھی دِکھاتے ہوں۔ یہ سب دَیُّوث بنانے والے کام ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو

1 ...... مجمعُ الزَّوائِد، کتابُ البرۃ والصلۃ، باب ما جاء فی العقوق، ٨ / ٢٧٠، حدیث: ١٣٤٣٢۔

2 ...... دُرِّمُختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ٦ / ١١٣ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا منجن اور ٹوتھ پیسٹ سے مِسواک کی سُنَّت ادا ہو گی؟

سُوال: منجن یا ٹوتھ پیسٹ سے بھی دانت صاف ہو جاتے ہیں اور مِسواک سے بھی دانت صاف کرنے ہوتے ہیں تو کیا منجن اور ٹوتھ پیسٹ سے مِسواک کی سُنَّت ادا ہو جائے گی؟

جواب: منجن اور ٹوتھ پیسٹ سے مِسواک کی سُنَّت ادا نہیں ہو گی۔ مِسواک مخصوص لکڑی کی ہوتی ہے جس کا بُرش بنا کر مخصوص طریقے سے مِسواک کی جاتی ہے۔ نیز مِسواک اللہ پاک کی رضا کے لیے کی جاتی ہے کہ اگر مِسواک کرتے ہوئے اللہ پاک کی رضا کی نیت نہیں ہو گی تو ثواب نہیں ملے گا اگرچہ دانتوں کی صفائی اور دِیگر فوائد حاصِل ہو جائیں گے۔

اگر کوئی لگاتار تین یا چار جمعہ کی نماز چھوڑ دے تو؟

سُوال: اگر کوئی شخص لگاتار تین یا چار جُمعہ کی نماز چھوڑ دے تو کیا وہ دائرۂ اِسلام سے خارِج ہو جائے گا؟

جواب: جُمعہ کی نماز چھوڑنا مَعَاذَ اللہ سخت کبیرہ گناہ ہے، ایسا کرنے میں جہنم کی حق داری ہے، لیکن اگر کوئی فرض ہونے کے باوجود تین چار جمعہ کی نماز چھوڑ دے یا مَعَاذَ اللہ زندگی میں کبھی بھی جمعہ نہ پڑھے، تب بھی وہ کافر نہیں ہو گا۔[1]

اگر جمعہ کی نماز چھوٹ جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر جُمعہ کی نماز چھُوٹ جائے تو کیا جُمعہ کی قضا ہو سکتی ہے؟

جواب: جُمعہ کی نماز کے لیے کئی شَرائط ہیں۔ انہیں شَرائط میں سے ایک شَرط جماعت کے ساتھ ہونا بھی ہے نیز اس کی جماعت بھی ہر امام نہیں کر سکتا۔[2] لہٰذا اگر ایک جگہ نمازِ جُمعہ چھوٹ گئی تو دوسری جگہ جماعت تلاش کرے۔ اگر پورے

---

1 ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی عُذر کے بغیر تین جمعے چھوڑے وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔ (معجم کبیر، اسامۃ بن زید بن حارثۃ، باب ما جاء فی المرأۃ السوء... الخ، ۱/ ۱۷۰، حدیث: ۴۲۲) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو تین جمعے سُستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ پاک اس کے دِل پر مُہر کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب الجمعۃ، باب ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر، ۲/ ۳۸، حدیث: ۵۰۰) اِس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے مشہور مُفَسِّر مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سُستی کی قید سے معلوم ہوا کہ مَعذور کا یہ حکم نہیں۔ مُہر سے مراد غَفلت کی مُہر ہے نہ کہ کفر کی کیونکہ جمعہ چھوڑنا فِسق (یعنی گناہ) ہے کفر نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۳۱)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۸/ ۵۳۲۔

www.dawateislami.net

شہر میں کہیں بھی جُمعہ کی جماعت نہ ملے تو اب ظہر پڑھے گا۔[1]

روزی میں بَرکت کا وَظیفہ

سُوال: روزی میں بَرکت کے لیے کوئی وَظیفہ بتا دیجیے۔

جواب: یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب 500 بار، اوّل آخر دُرُود شریف 11، 11 بار، بعد نمازِ عشا قبلہ رُو باوُضو ننگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے دَرمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔[2] ہر روز عشا کے بعد اس وَظیفے کو Continuo (یعنی مسلسل) کرنے سے اللہ پاک نے چاہا تو آپ کی روزی کُھل جائے گی۔

گھر والے بُرائی سے روکنے سے منع کریں تو...؟

سُوال: اگر کوئی بُرائی کر رہا ہو مثلاً کوئی گانے سُن رہا ہو، جوا کھیل رہا ہو تو مجھے اچھا نہیں لگتا میں اس کو بُرائی سے روکتا ہوں تو میرے گھر والے کہتے ہیں کہ آپ کیوں کسی کو روکتے ہو؟ ہر ایک کی اپنی مَرضی ہے جو چاہے کرے۔ ہر ایک اپنی قبر میں جائے گا۔ اِس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: اگر بُرائی دیکھ کر سب منع کرنا چھوڑ دیں گے تو تباہی مچ جائے گی، مَساجد بھی خالی ہو جائیں گی لہٰذا بُرائی دیکھ کر اس سے منع کرنا چاہیے کہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ثواب کا کام ہے۔ مَدَنی چینل کا جو آغاز کیا گیا ہے یہ آمدنی کے لیے نہیں ہے، نہ میری کوئی تنخواہ ہے بلکہ مبالغتاً عرض کر رہا ہوں کہ میں مَدَنی چینل کا پانی بھی نہیں پیتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل بلکہ پوری کی پوری دعوتِ اسلامی اسی مقصد کے لیے بنی ہے کہ لوگوں کو بُرائیوں سے بچا کر نیکیوں پر لگایا جائے۔ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا کام سبھی کو کرنا چاہیے کہ یہ ثواب اور دَرجات کی بلندی کا سبب ہے۔ اگر بیٹا نیکی کی دعوت دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے تو ماں باپ کو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ وہ مزید اچھے طریقے سے یہ کام کرے۔ یاد رکھیے! اگر کوئی بُرائی کر رہا ہے اور دیکھنے والے کا غالب گمان ہے کہ اگر میں اسے منع کروں

---

1 ...... درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ۳/ ۳۳-۳۴ ماخوذاً۔

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۵۶ ماخوذاً۔

گا تو یہ مان جائے گا تو اِس صورت میں بُرائی سے منع کرنا واجب ہو جائے گا، اگر منع نہیں کرے گا تو گناہ گار ہو گا۔[1]

بُرائی سے روکنے میں نَرمی اِختیار کیجیے

نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا کام نَرمی اور حُسنِ اَخلاق سے ہونا چاہیے۔ نہ جانے آپ کس طرح نیکی کی دعوت دیتے ہوں گے جس کے باعث والدین آپ کو منع کرتے ہیں؟ آپ اپنے اَنداز پر غور کر لیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ سمجھاتے سمجھاتے جذبات میں آجاتے ہوں اور لڑائی ہو جاتی ہو اس وجہ سے ماں باپ کہتے ہوں کہ تم کسی کو مَت سمجھاؤ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اپنی اِصلاح کی بھی ضَرورت ہے۔ سختی اور غصے سے مُعاملات سُلجھنے کے بجائے اُلٹا خَراب ہو جاتے ہیں لہٰذا خوب غور و فکر کرنے کے بعد موقع محل کی مُناسبت سے حکمتِ عملی، محبت اور حُسنِ اَخلاق کے ساتھ نیکی کی دعوت دینی چاہیے۔

دارُ المدینہ کی اَہمیت و ضَرورت

سُوال: ہمارے مُلک میں Already (یعنی پہلے سے) اسکول چل رہے تھے تو پھر دارُ المدینہ کا آغاز کیوں کیا گیا؟

جواب: دارُ المدینہ کا اصل مقصد اِسلام کی رُوح کو باقی رکھنا اور بچوں کو اسلامی ذہن دینا ہے تاکہ بچے دُنیوی تعلیم بھی حاصِل کریں اور ساتھ ساتھ ان کو کلمہ، نماز کی بھی شُد بُد رہے۔ سُنَّتیں سیکھیں اور دُعائیں بھی یاد کریں، ماں باپ کا ادب واِحترام کریں، خاندان والوں سے رِشتہ جوڑیں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر بنیں، ہمارے بچوں کا اِیمان محفوظ رہے، اِسلام کے زَرِّیں اُصولوں پر چلیں، سُنَّتوں کے مُطابق زندگی گزارنا سیکھیں، حلال روزی کمانے کے ذَرائع حاصِل کر سکیں اور نیک مسلمان بن کر مُعاشرے میں اُبھریں۔ ورنہ جو حالات ہیں اس پر میں کیا وضاحت کروں؟ دُنیا جانتی ہے کہ دُنیوی پڑھا لکھا آدمی اپنے والدین کے ساتھ کس طرح بداخلاقی سے پیش آتا ہے؟ جبکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دِینی تعلیم سے جو آراستہ ہو گا یا دِینی و دُنیوی دونوں تعلیم پڑھا ہو گا تو وہ اپنے ماں باپ کا اَدب واِحترام سمجھے گا اور اسے بجا لائے گا، ان کی خدمت اپنے لیے سعادت تصوُّر کرے گا اس لیے دارُ المدینہ کا قیام بہت ضَروری ہے۔ میری خواہش ہے کہ ہر گلی میں 12 دارُ المدینہ

[1] ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۶۱۵، حصہ: ۱۶۔

کھلیں، یہ بطورِ مُبالغہ کہہ رہا ہوں لیکن حقیقت میں دارُ المدینہ کی اتنی ضَرورت ہے۔

حَرَمَیۡنِ طَیِّبَیۡن سے مٹی اور کنکر لانا

سُوال: حَرَمَیۡنِ طَیِّبَیۡن سے مُقدَّس مٹی لانا دُرُست نہیں ہے تو پھر حَرَمَیۡنِ طَیِّبَیۡن سے آبِ زَم زَم، کھجوریں اور دِیگر چیزیں لانا کیسا ہے؟ (کرناٹک ہند سے سُوال)

جواب: ایسا کہنا کہ مَکَّۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کی مٹی لانا دُرُست نہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ مدینے شریف کی مٹی کے بارے میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کے مختلف اَقوال ہیں۔ بعض عُلَما لانے کی اِجازت دیتے ہیں جبکہ بعض عُلَما منع کرتے ہیں لیکن اگر کوئی خاکِ مدینہ یا کنکر اپنے وطن میں لے آتا ہے تو یہ ناجائز نہیں ہے۔ جو عُلَما منع کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خاکِ مدینہ مدینے شریف کی زمین کا ایک حصہ اور جُزو ہے لٰہذا اسے مدینے شریف سے جُدا نہ کیا جائے کیونکہ اس مٹی کو مدینے کی جُدائی کے سبب تکلیف ہوتی ہے۔ ہر شے میں اپنے اپنے حِساب سے حِس اور سمجھ ہوتی ہے، جبھی تو قیامت کے دِن یہ چیزیں گواہیاں دیں گی۔

حَرَمَیۡنِ طَیِّبَیۡن سے کھجور اور دِیگر تبرکات لانا

کھجوریں چونکہ مدینے شریف کا حصہ نہیں ہیں، یہ مدینے شریف میں مختلف شہروں سے آتی ہیں بلکہ اگر مدینے شریف کی پیداوار ہوں تب بھی انہیں لانے میں حَرَج نہیں کہ وہ تو کھالی جاتی ہیں۔ اِسی طرح آبِ زَم زَم بھی لانے میں کوئی حَرَج نہیں ہے بلکہ یہ تو تبرک ہے، لوگ اسے وطن لے جاتے ہیں کسی عالِم نے آج تک منع نہیں کیا۔ میں نے نہ تو کہیں پڑھا اور نہ عُلَما سے سنا کہ آبِ زَم زَم لے جانا منع ہے۔ لٰہذا آبِ زَم زَم اور کھجوریں لانی چاہئیں۔ اگر کوئی خاکِ مدینہ بھی لے آتا ہے تو اس کو بھی مَعَاذَ اللہ بُرا بھلا نہ کہا جائے۔

اَچار کے فَوائد اور نُقصانات

سُوال: جو لوگ اَچار بنانے میں ناقِص تیل اور اَشیا کا اِستعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے بغیر ذائقہ نہیں آتا تو ان کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟ نیز ایسی غِذائیں جن کے فَوائد اور نُقصانات دونوں ہوں تو ان کے کھانے میں

www.dawateislami.net

کیا اِحتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: اَچار کھانا جائز ہے مگر میں نے طِب کی ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ اَچار کھانا ایسا ہے جیسے اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اَچار اور چٹنی ڈالنے سے کھانا لذیذ ہو جاتا ہے جس کے سبب بندہ زیادہ کھاتا ہے اور زیادہ کھانے کے نُقصانات ہوتے ہیں۔ پھر رہا بازاری اَچار تو اس کے ناقِص ہونے پر کیا بات کی جا سکتی ہے؟ بازاری اور کون سی چیز اچھی ہوتی ہے؟ بازار میں تو ہر ایک کمانے کے لیے بیٹھا ہے۔ اَچار بنانے میں وہ تو وہی چیز اِستعمال کرے گا جو اسے زیادہ سے زیادہ مالی طور پر نفع دے۔ یہ جنرل بات کر رہا ہوں ورنہ ایسے بھی خوفِ خُدا والے لوگ ہوں گے جو عُمدہ چیزیں سَستی بیچتے ہوں گے مگر ایسوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہو گی ورنہ تو آج کل چاروں طرف لوٹ مار کا ماحول ہے۔ پھر بازار میں کُھلے اَچار ہوتے ہیں، دھول مٹی اُڑ کر جب ان پر آتی ہے تو دُکاندار تیل کا چمچ اُنڈیل کر دوبارہ چمکا دیتے ہیں لہٰذا بازاری اَچار کھانا تو دَرکنار صِرف چکھنا بھی خطرناک ہوتا ہے۔ اِسی طرح بازار کی اور بھی جو چیزیں کھلی ہوتی ہیں سب کا بُرا حال ہے۔ اچھا اَچار گھر میں بنایا جا سکتا ہے۔[1]

مَصنوعی کھاد اور قدرتی کھاد کی پیداوار

اب تو جو زمین سے پیداوار نکلتی ہے Artificial (یعنی مصنوعی) کھاد ہونے کے سبب اس کا بھی بُرا حال ہے۔ مجھے بہت پہلے ایک ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ کینسر Artificial (یعنی مصنوعی) کھاد کا تحفہ ہے۔ ان نُقصانات کو دیکھ کر اب لوگوں کو تھوڑا ہوش آیا ہے اور اب ایسی غِذائیں ملنا شروع ہوئی ہیں جو Artificial کھاد کی نہیں ہوتی۔ قدرتی کھاد سے پیدا شُدہ چیزوں کے پیکٹ پر آرگینک لکھا ہوتا ہے لہٰذا جس سے ہو سکے تو وہ آرگینک اَناج اِستعمال کرے۔ مگر مِعیاری کمپنی کی چیز لینے پر اِطمینان ہو گا ورنہ ممکن ہے کہ قدرتی کھاد کی پیداوار کا صِرف لیبل لگا کر مَصنوعی کھاد والی تھما دیں کیونکہ بازار میں دھوکا دہی تو اب عام ہے۔ مِعیاری کمپنیاں کاروبار چمکانے کے لیے ایسا دھوکا نہیں کرتی ہوں گی۔

---

1 ...... گھر میں اَچار بنانے کا طریقہ جاننے کے لیے ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت قسط 21، بنام "مسلمان کے جوٹھے میں شِفا" کے صفحہ 38 تا 39 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

پینے کے صاف پانی کے بھی مَسائل ہیں۔ بازار میں بکنے والے پانی منرل واٹر کی بھی قِسمیں ہوتی ہیں۔ ایک میں چشمے کا پانی آتا ہے جو زیادہ مہنگا لیکن صحت کے لیے زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔ دوسرا مشینوں سے فِلٹر کیا ہوا پانی ہوتا ہے مگر اصل اصل ہے اور نقل نقل ہے۔

ننگے سَر گھومنا پھرنا اور نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا ننگے سر گھومنا پھرنا گناہ ہے؟

جواب: ننگے سَر گھومنا پھرنا گناہ نہیں ہے۔ پہلے لوگ بزرگوں کو دیکھ کر رُومال اوڑھ لیتے یا ٹوپی پہن لیتے تھے اور مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جیب میں ٹوپی رکھتے تھے۔ اب ننگے سر نماز پڑھنے اور اِجتماع میں ننگے سر بیٹھنے کا رَواج ایک دَم بڑھ گیا ہے۔ ایسے لوگوں کو ٹوکنا نہیں چاہیے کہ سر ڈھانپ لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ موقع ملتے ہی اِجتماع سے اُٹھ کر چلے جائیں اور جو انہیں سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضر ہو کر تھوڑا بہت سیکھنے کا موقع ملتا ہے آئندہ کے لیے وہ اس سے بھی محروم ہو جائیں۔ اِسی طرح اگر کوئی نماز بھی ننگے سر پڑھتا ہے تو اس سے بھی ٹوپی پہننے کا اِصرار نہ کیا جائے کیونکہ ننگے سَر نماز مکروہِ تَنزیہی ہوتی ہے[1] مگر ہو جاتی ہے یعنی بہتر یہ ہے کہ ٹوپی پہن کر یا عمامہ شریف باندھ کر نماز پڑھی جائے کہ اس سے ثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔

صبحِ صادق ہو گئی سب آمنہ کے گھر چلو

سُوال: اِس شِعر کے معنٰی بیان فرما دیجیے۔

صبحِ صادق ہو گئی سب آمنہ کے گھر چلو
نُور کی بَرسات ہو گی ہم نہا کے جائیں گے

جواب: یہ شِعر جَشنِ وِلادت کے موقع پر پڑھا جاتا ہے اور یہ تَصَوُّر کیا جاتا ہے کہ اس دِن کائنات کے دُولہا، مکی مَدَنی

---

1. سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر تحقیرِ نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان (یعنی اہم) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی تو مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۳۱، حصہ ۳:)

www.dawateislami.net

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر وِلادتِ باسعادت ہوئی ہے اور ہم تصوُّر ہی تصوُّر میں سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر مُبارک باد دینے چلتے ہیں تو یُوں اِس تصوُّر سے بڑا لُطف و سُرور ملتا ہے۔ حقیقتاً اصلِ مکان کی حاضری مُراد نہیں ہوتی کہ اصل مکانِ عالیشان کس نے دیکھا ہے؟ اَلبتہ اس جگہ پر اَب ایک عمارت موجود ہے جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہاں مکانِ عالیشان تھا۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَبواشریف کے مقام پر اپنے مَزارِ پُراَنوار میں آرام فرما ہیں۔

کیا مٹھائی جِنّات کی پسندیدہ غِذا ہے؟

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ مٹھائی جِنّات کی پسندیدہ غِذا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جِنّات ہڈیاں، کوئلے اور گوبر کھاتے ہیں۔[1] جِنّات جب ہڈیاں کھاتے ہیں تو انہیں ان میں چربی اور بوٹی کا Taste (یعنی ذائقہ) محسوس ہوتا ہے۔ رہی بات مٹھائی کی تو ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں کہ جِنّات مِٹھائی کھاتے ہیں۔ اگر مٹھائی ان کی پسندیدہ غِذا ہوتی تو مٹھائی کی دُکان کس طرح باقی رہتی؟ کیونکہ سارے جِن اتنے شریف تو ہوتے نہیں کہ وہ اِنسانی رُوپ میں آئیں اور مٹھائی خرید کر لے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر جنات مٹھائی خریدنا شروع کر دیں تو مٹھائی کا دَھندا اِتنا ہو کہ ایک ایک گلی میں بارہ بارہ مٹھائی کی دُکانیں کُھل جائیں کیونکہ ایک رِوایت کے مُطابق اِنسانوں کے مقابلے میں ان کی تعداد نو گُنا ہے۔[2]

کیا جِنّات چیزیں چُھپاتے ہیں؟

سُوال: بعض اوقات گھر میں چیزیں گم ہو جاتی ہیں اور ملتی نہیں ہیں تو کیا جِنّات چیزیں بھی چُھپاتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! جِنّات چوریاں بھی کرتے ہیں۔ بعض اوقات جِنّات دوستی بھی کرتے ہیں جیسا کہ بعض باباجی لوگ جِنّات سے دوستی کرتے اور انہیں قابو میں رکھتے ہیں۔ اگر جِنّات انہیں پیسے اور چیزیں لا کر دیں گے تو ظاہر ہے یہ چوری کی

---

1 ...... ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب ما ینھی عنہ ان یستنجی بہ، ۱/ ۴۸، حدیث: ۳۹۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا عَمرو بِکالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اِنسان کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جِنّات کے یہاں نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ (تفسیر طبری، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۹۶، ۹/ ۸۵، حدیث: ۲۴۸۰۳)

www.dawateislami.net

ہوں گی ورنہ اور کہاں سے لائیں گے؟ بعض اوقات گھروں میں پیسے کتنے ہی چُھپا کر رکھے جائیں غائِب ہو جاتے ہیں، دَر حقیقت شیطان جِن انہیں غائِب کرتے ہیں اور گھر والوں کو لڑواتے ہیں۔ ایسی صورت میں خاص طور پر بہو پر اِلزام لگایا جاتا ہے کہ اِس چُڑیل نے پیسے چُرائے ہیں اور زیور اُٹھایا ہے حالانکہ اسے خواب میں بھی پیسوں کا پتا نہیں ہوتا۔ یُوں چیزیں غائِب ہونے پر تہمت لگ جاتی ہو گی اور گناہوں کا دَروازہ کُھل جاتا ہو گا، کبھی بیٹے پر اور کبھی بھائی پر اِلزام لگایا جاتا ہو گا کہ انہوں نے پیسے چُرائے ہیں۔ یاد رکھیے! ہر بار پیسے وغیرہ جِن چُرائے یہ ضَروری نہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہو گا کہ واقعی کوئی اور پیسے چُراتا ہو گا۔ بہر حال ایک دَم کسی پر تہمت لگا دینا کہ اس نے پیسے چُرائے ہیں یہ صحیح نہیں ہے جب تک کوئی واضح ثبوت یا قرینہ نہ ہو، اور یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ اُس نے چُرائے ہوں گے۔

خریدا ہوا پیک سامان خَراب نکلے تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: جب ہم بیکری سے کوئی پیک سامان لیتے ہیں اور اُسے کھولتے ہیں تو بسا اوقات وہ خَراب نکلتا ہے۔ پھر جب ہم اُسے واپس کرنے جاتے ہیں تو بیکری والے تبدیل نہیں کرتے تو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ دُکان پر ہی اُسے چیک کر کے لیا جائے۔ اگر گھر میں جا کر چیک کرنے کے بعد واپس کریں گے تو دُکاندار نہیں مانے گا جبکہ خریدار قسمیں کھائے گا کہ میں نے اس میں کچھ نہیں کیا، گھر جا کر کھولا تو یہ خراب نکلا تو یوں جھگڑا ہو گا۔ خریدنے والے کو چاہیے کہ وہ دکاندار سے پوچھ لے کہ میں پیکٹ پھاڑ کر دیکھتا ہوں اگر صحیح ہوا تو لوں گا ورنہ نہیں لوں گا، اب اگر وہ اِجازت دے تو ہی پیکٹ پھاڑیں ورنہ بغیر اِجازت کے پھاڑیں گے تو جھگڑا ہو گا اور کاروبار میں ایسا اَنداز اِختیار کرنا جائز نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے جھگڑے کے اِمکانات پیدا ہوں۔

"خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا" لکھ کر لگانا کیسا؟

(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر چیز میں عیب ہے تو بھلے خریدار نے اسے دُکان پر کھول کر نہیں دیکھا دُکاندار پر واپس لینا لازِم ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو دُکان پر نہیں کھولی جاسکتیں مثلاً جو چیزیں گفٹ پیک کے طور پر لی جاتی ہیں انہیں دُکان پر کھولنا ممکن نہیں ہوتا اور انہیں گھر پر آکر ہی کھولنا پڑتا ہے اگر دُکان

پر کھولیں گے تو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ عام طور پر معیاری جگہوں پر چیزوں کا خَراب نکلنا کم ہی ہوتا ہے اور جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں بہت سے دُکاندار یہ لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا حالانکہ یہ کوئی اُصول یا ضابطہ نہیں ہے بلکہ جو چیز خَراب ہے وہ دُکانداروں کو واپس کرنا ہی ہو گی۔ اگر دُکاندار واپس نہ کرنا چاہیں تو اپنی طرف سے بَراءَت ظاہر کرتے ہوئے گاہک کو کہہ دیں کہ یہ چیز جیسی بھی ہے اسے ابھی دیکھ لو بعد میں واپس نہیں ہو گی، مگر یہ جو لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا یہ شرعی اِعتبار سے دُرُست نہیں ہے۔

گاہکوں کی بھیڑ جماعت چھوڑنے کے لیے عُذر نہیں

سُوال: میں ایک دُکان پر کام کرتا ہوں، کبھی کبھار ہماری دُکان پر گاہکوں کا اِنتشار ہو جاتا ہے کہ میں جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ پاتا تو ایسی صورت میں جماعت کا چھوڑنا کیسا ہے؟

جواب: اگر جماعت کا وقت ہو گیا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گاہکوں کی بھیڑ کے عِلاوہ اور کوئی رُکاوٹ نہیں ہے تو یہ جماعت چھوڑنے کے لیے شَرعی عُذر نہیں ہے، گاہکوں کو چھوڑ کر جماعت سے نماز پڑھنا واجِب ہے۔ اگر کوئی گاہک کی وجہ سے جماعت چھوڑے گا تو گناہ گار ہو گا۔ گاہک چھوڑ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے ذَریعے اگر حرص و لالچ کی کاٹ نہیں ہو گی تو پھر کس کے ذَریعے ہو گی؟ یاد رکھیے! ایسی نوکری بھی جائز نہیں ہے جس میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کیا جاتا ہو یا وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں رُکاوٹ بنتی ہو۔ البتہ اگر نوکری کسی ایسے مقام پر ہے کہ جہاں کوئی ایسی مسجد نہیں ہے کہ جس میں باجماعت نماز پڑھی جاسکے تو اس صورت میں اگر کسی نے وقت کے اَندر اَندر مکروہ وقت سے پہلے نماز پڑھ لی تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

کسی عزیز کے اِنتقال کے بعد شادی کب کی جائے؟

سُوال: اگر شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد کسی عزیز کا اِنتقال ہو جائے تو پھر کتنے دِنوں بعد شادی کی جائے؟

جواب: سوگ تین دِن تک ہوتا ہے۔(1) لہٰذا تین دِن کے بعد شادی کرنے میں کوئی حَرج نہیں ہے البتہ ہمارے یہاں

(1) بخاری، کتاب الجنائز، باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/۴۳۲، حدیث: ۱۲۷۹۔

لوگ چالیسویں کے بعد شادی کرتے ہیں۔ اگر تین دِن کے بعد فوراً شادی کریں گے تو خاندان میں باتیں بنیں گی، مَسائل کھڑے ہوں گے اور گناہوں کے دَروازے کھلیں گے تو اس لیے تھوڑا صبر کر لیا جائے، مگر ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ اگر کسی کے رِشتہ دار کا اِنتقال ہو جائے تو وہ تین دِن کے اندر شادی کر ہی نہیں سکتا۔ اگر کسی کی ماں یا باپ کا اِنتقال ہو گیا تو ایسی صورت میں چہلم تک اِنتظار کرنا غالباً مُعاشرے میں بُرائیوں اور خرابیوں سے بچانے والا ہے۔ اِنتقال کے بعد تین دِن کے اندر تو کوئی شادی نہیں کرے گا کیونکہ یہ سوگ کے دِن ہیں اور گھر میں صَفِ ماتم بچھی ہوئی ہے اور یہ دُولہا بنے گا تو ظاہر ہے جچے گا نہیں۔ البتہ پھر بھی اگر کسی نے تین دِن کے اَندر اَندر شادی کر لی تو اس کا نِکاح جائز ہو جائے گا اور وہ گناہ گار بھی نہیں ہو گا۔ عموماً ایسا کوئی کرتا نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ایسا سُنا گیا ہے اور کرنا بھی نہیں چاہیے کہ اس سے تنفیر کی صورت بنے گی اور لوگ نَفرت کی باتیں کریں گے۔ یاد رہے! جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا اس کے لیے سوگ چار ماہ دس دِن ہے[1] تو ان دِنوں میں اگر یہ عورت نِکاح کرے گی تو نِکاح نہیں ہو گا۔[2] بلکہ ان چار ماہ دس دِن کے اَندر نِکاح کا پیغام دینا بھی حَرام ہے۔[3] البتہ اگر اس عورت کے پیٹ میں بچہ تھا اور شوہر کے اِنتقال کے بعد وہ بچہ فوراً پیدا ہو گیا تو اب اس کی عِدَّت ختم ہو جائے گی۔ اِسی طرح اگر بچہ ایک مہینے یا جتنے دِن کے بعد پیدا ہوا اتنی مُدَّت تک عِدَّت ہے اور اگر چار ماہ دس دِن تک پیدا نہ ہوا تو اب عِدَّت وَضعِ حمل (یعنی بچے کے پیدا ہونے) تک رہے گی۔

حق مہر کی کم اَز کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار

سُوال: حق مہر کم اَز کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا ہونا چاہیے؟

جواب: حق مہر کم اَز کم دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی ہے اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی Limit (یعنی حد) نہیں ہے۔ نکاح کے لیے مہر شوہر پر واجِب ہوتا ہے جو اُسے عورت کو دینا ہوتا ہے اور نقد و اُدھار اس کی دونوں صورتیں ہوتی ہیں۔[4]

1. بخاری، کتاب الجنائز، باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/۴۳۲، حدیث: ۱۲۸۰۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۲۹۰۔
3. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۵۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۱۶۵-۱۶۶ ماخوذاً۔

جنّتی اِنسان کی نشانیاں

سُوال: جنّتی اِنسان کی کیا نشانیاں ہیں؟

جواب: جنّتی اِنسان کی سب سے پہلی اور ضَروری نشانی مُسلمان ہونا ہے۔ اب اگر مسلمان گناہ گار ہے تو اللہ پاک چاہے تو اُسے بے حِساب جنّت میں داخِل کر دے اور اگر چاہے تو پہلے گناہوں کی سزا دے اور پھر بعد میں داخِلِ جنّت فرمائے، اِن معنوں میں ہر مُسلمان 100 فیصد جنّتی ہے۔

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سب سے بڑا مَرتبہ

سُوال: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑا مَرتبہ کس کا ہے؟

جواب: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑا مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہے۔(1)

موت کی یاد کو کیسے باقی رکھا جائے؟

سُوال: آجکل کی مَصروف ترین زندگی میں موت کی یاد کو کیسے باقی رکھا جائے؟

جواب: موت عام طور پر سبھی کو یاد ہوتی ہے لیکن کسی کو عبرت کے ساتھ اور کسی کو لاپرواہی کے ساتھ یاد ہوتی ہے جیسا کہ کسی کے اِنتقال کی خبر سُنی تو موت کا تذکرہ ہوا مگر یہ کہ سُننے والے کو اپنی موت یاد نہیں آتی تو اپنی موت کو یاد رکھنے کے لیے ایسی صحبت اِختیار کی جائے کہ جو آخرت کی یاد دِلائے۔ ہم سَراپا غفلت بنے ہوئے ہیں اور سِوائے نوٹیں کمانے کے ہمارا کوئی اور تصوُّر نہیں ہوتا اور ہم پر یہی دُھن سوار ہوتی ہے کہ بس دِن بھر پیسے کماؤ اور پھر ہم کولھو کے بیل کی طرح چلتے رہتے ہیں یہاں تک کہ رات آجاتی ہے اور سو جاتے ہیں پھر دوسرے دِن وہی کولھو کے بیل کی طرح لگے رہتے ہیں۔ New Generation (یعنی نئی نَسل) کو کولھو کا پتا نہیں ہو گا تو پہلے لوگ لکڑی کے کولھو کے ذَریعے تیل نکالتے تھے مگر اب تو مشینیں آچکی ہیں۔ اسے یوں سمجھیے کہ ایک مشین ہے کہ جو دِن بھر چلتی رہتی ہے اور جب اُس کا ٹائم آف ہو جاتا

---

(1) التعلیق المیسر ھامش علی منح الروض الازھر، تفصیل بعض الانبیاء علی بعضھم، ص ۳۳۶۔

ہے تو اُسے بند کر دیتے ہیں۔ اِسی طرح بندہ بھی مشین کی طرح صبح چلنا شروع ہوتا ہے اور دِن بھر کمانے میں لگا رہتا ہے، اِس طرح زندگی گزارتے گزارتے معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ بندہ مَر جاتا ہے۔

سیٹھ جی کو فکر تھی اِک اِک کے دَس دَس کیجیے

موت آ پہنچی کہ مِسٹر جان واپس کیجیے

دوسروں کی موت سے عِبرت حاصِل کیجیے

دوسروں کی موت اپنے لیے بہت بڑی عِبرت ہوتی ہے۔ ہمارے ایسے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بھی گزرے ہیں کہ اگر وہ کسی کی تدفین کے لیے قبرستان جاتے تو وہ اپنی موت کو یاد کر کے اتنے رَنجیدہ ہو جاتے کہ کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک دور تھا کہ جب کوئی جنازہ جا رہا ہوتا تھا تو جنازے میں جس کو دیکھو وہ مُنہ پر کپڑا ڈالے رو رہا ہوتا تھا اور اگر کوئی اَجنبی تعزیت کرنا چاہتا تو اسے پتا نہیں چلتا تھا کہ وہ کس سے تعزیت کرے؟[1] یاد رہے! وہ مَیِّت کے لیے نہیں بلکہ اس لیے روتے تھے کہ آج اس مَیِّت کو غُسل دیا ہے اور کفن پہنایا ہے اور یہ حرکت نہیں کر رہا اور اب اسے کندھوں پر اُٹھا کر قبرستان کی طرف چل دیئے ہیں تو کل ہمارے ساتھ بھی یہی مُعاملہ ہونا ہے۔ آجکل جنازے میں شریک لوگوں کو دیکھ کر پتا چل جاتا ہے کہ کس سے تعزیت کرنی ہے کیونکہ جس سے تعزیت کرنا ہوتی ہے صِرف وہی رُو رہا ہوتا ہے یا غم کی وجہ سے اس کا مُنہ اُترا ہوتا ہے۔ پہلے لوگ جنازے سے عِبرت حاصِل کرتے تھے اس لیے جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کچھ پڑھنے پڑھانے کا سِلسِلہ بھی نہیں ہوتا تھا پھر جب عُلَمائے کِرام نے دیکھا کہ لوگ غافل ہو گئے ہیں اور جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے ہیں تو پھر انہوں نے لوگوں کو جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے پہلے کلمے کا وِرد کرنے کی اِجازت دی۔[2]

کوئی اپنی موت کو یاد کرے یا نہ کرے آخر موت ہے

فی زمانہ ہم کتنے لوگوں کو مَرتا دیکھتے ہیں مگر ہمیں عِبرت نہیں ہوتی لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم مَرنے والوں کو یاد کر کے یہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، ۵/ ۲۳۵ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۴۰ تا ۱۴۷ اماخوذاً۔

www.dawateislami.net

تصوُّر کریں کہ مَرنے والے زندگی میں کیسے ہنستے بولتے تھے؟ مگر آج وہ اپنی قبروں میں خاموش پڑے ہیں، ان کے خوبصورت دانت جھڑ گئے ہیں اور حسین بال بِکھر گئے ہیں، اُن کی ہرنی جیسی آنکھیں بہہ کر رُخساروں پر آگئیں ہیں اور ان کے جسموں کے ساتھ کیڑے چمٹ گئے ہیں اور ان کی وہ زبان جو ہر وقت چہکتی رہتی تھی اس کے ساتھ کیڑے چمٹ گئے ہیں تو یُوں مَرنے والوں کو یاد کر کے ہمیں اپنی موت کو یاد کرنا چاہیے۔ بہر حال کوئی اپنی موت کو یاد کرے یا نہ کرے آخر موت ہے۔

ایک دِن مَرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
بارہا عِلْمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مَت مان آخر موت ہے

زبان کی لکنت دُور کرنے کا وَظیفہ

سُوال: جس کی زبان بات کرتے کرتے اٹکتی ہو اس کے لیے رُوحانی وَظیفہ عطا فرما دیجیے۔ (شارجہ سے سُوال)

جواب: ہر نماز کے بعد سات مَرتبہ یہ چار آیات پڑھیں، اگر سات بار نہیں پڑھ سکتے تو ایک ہی بار پڑھ لیا کریں: ﴿ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ ﴾[1] (پ۱۶، طٰہٰ: ۲۵تا۲۸) پہلی آیت کے شروع میں لفظ ”قَالَ“ ہے وَظیفہ کرتے ہوئے اِس لفظ کو نہیں پڑھنا۔ اگر پڑھا تو یہ حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قول کی حکایت ہو جائے گی کہ یہ ان کی دُعا ہے۔ انہوں نے بچپن میں مُنہ میں انگارا رکھا تھا جس کی وجہ سے زبان شریف میں گِرہ پیدا ہوئی تو اللہ پاک نے انہیں یہ دُعا تعلیم فرمائی۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا پورا یہ ایک واقعہ ہے۔ اگر بچہ ہکلاتا ہو اور وہ خود یہ آیات نہ پڑھ سکتا ہو تو ماں باپ یا کوئی بھی جو صحیح قرآنِ پاک پڑھ سکتا ہو وہ پڑھ کر اس پر دَم کر دیا کرے اللہ کریم اس کی زبان کی گِرہ کھول دے گا۔

1 ...... ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رَب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گِرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اَچار کے فَوائد اور نُقصانات	10
سالگرہ کس اَنداز سے مَنانی چاہیے؟	1	مَصنوعی کھاد اور قدرتی کھاد کی پیداوار	11
بچوں پر بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی نظر ڈلوانے کے فَوائد	2	ننگے سَر گھومنا پھرنا اور نماز پڑھنا کیسا؟	12
دِن بدن عمر میں اِضافہ ہوتا ہے یا کمی؟	3	صبحِ صادق ہو گئی سب آمنہ کے گھر چلو	12
سالگرہ پر غُبارے پُھوڑنا اور کیک کاٹنا کیسا؟	4	کیا مٹھائی جِنّات کی پسندیدہ غِذا ہے؟	13
عُلَما و صُلَحا کی بارگاہ میں بچوں کو لے جانا مفید ہوتا ہے	5	کیا جِنّات چیزیں چُھپاتے ہیں؟	13
دَیُّوث کسے کہتے ہیں؟	6	خریدا ہوا پیک سامان خَراب نکلے تو کیا کرنا چاہیے؟	14
دُولہا اور دُلہن کو اسٹیج پر اکٹھے بٹھانا	6	"خریدا ہوا مال واپس نہیں کیا جائے گا" لکھ کر لگانا کیسا؟	14
کیا منجن اور ٹوتھ پیسٹ سے مِسواک کی سُنَّت ادا ہو گی؟	7	گاہکوں کی بھیڑ جماعت چھوڑنے کے لیے عُذر نہیں	15
اگر کوئی لگاتار تین یا چار جُمعہ کی نماز چھوڑ دے تو؟	7	کسی عزیز کے اِنتقال کے بعد شادی کب کی جائے؟	15
اگر جمعہ کی نماز چُھوٹ جائے تو کیا کریں؟	7	حق مہر کی کم اَز کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار	16
روزی میں بَرَکت کا وَظیفہ	8	جنَّتی اِنسان کی نشانیاں	17
گھر والے بُرائی سے روکنے سے منع کریں تو...؟	8	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سب سے بڑا مَرتبہ	17
بُرائی سے روکنے میں نَرمی اِختیار کیجیے	9	موت کی یاد کو کیسے باقی رکھا جائے؟	17
دارُ المَدِینہ کی اَہمیت و ضَرورت	9	دوسروں کی موت سے عِبرت حاصِل کیجیے	18
حَرَمَینِ طَیِّبَین سے مٹی اور کنکر لانا	10	کوئی اپنی موت کو یاد کرے یا نہ کرے آخر موت ہے	18
حَرَمَینِ طَیِّبَین سے کھجور اور دیگر تبرکات لانا	10	زبان کی لکنت دُور کرنے کا وَظیفہ	19

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

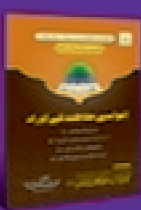
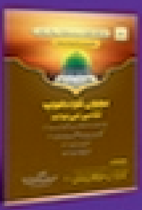

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net